

جلد حقوق محفوظا

جواب

یعنی

وہ پسندیر نظم

ترجمان حقیقت ڈاکٹر شیخ محمد قبال صاحب ایم۔ اے۔ پی بی ایچ۔ ڈی پیرسٹریٹ لاہور نے
زمیندار رٹ کش ریلیف فنڈ ٹرسٹ کے جلد ۳ منعقدہ ۱۹۱۲ء میں لکھی

اور

میجر مرغوب بی لاہور نے مصنف معصوم کی اجازت سے

کیپر آرٹ پرنٹنگ وکس لاہور میں چھپائی

جواب شکوہ

مصنف

جناب ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب ایم۔ آے۔ پی۔ ایچ۔ ٹی

بیرسٹریٹ لا۔ لاہور

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقت پر وار مگر رکھتی ہے
قدسی الاصل ہے۔ رفعت پر نظر رکھتی ہے
خاک سے اٹھتی ہی گردوں پہ گزر رکھتی ہے

اڑ کے آواز مری تا فلک جا پہنچی!

یعنی اس گل کی مہک عرش تک جا پہنچی!

جب مے درو سے ہو خلقتِ شاعرِ مدہوش
 آنکھ جب خون کے اشکوں سے بنے لالہ فروش
 کشورِ دل میں ہوں غاموشِ خیالوں کے خروش
 چرخ سے سوئے زمیں شعر کو لاتا ہے سروش
 قیدِ دستور سے بالا ہے مگر دل میرا!
 فرش سے شعر ہوا عرش پہ نازل میرا!
 پیرِ گردوں نے کہا سنکے "کہیں ہے کوئی"
 بولے سیارے "تیرے عرش بریں ہے کوئی"
 چاند کہتا تھا "نہیں! اہل زمین ہے کوئی"
 کہکشاں کہتی تھی "پوشیدہ ہیں بے کوئی"
 کچھ جو سمجھا میرے شکوے کو تو رضوں سمجھا
 مجھ کو جنت سے نکالا ہوا انسان سمجھا

تھی فرشتوں کو بھی حیرت کہ یہ آواز ہے کیا!
 عرش والوں پہ بھی کھلتا نہیں یہ راز ہے کیا!
 تا سر عرش بھی انساں کی تک و تاز ہے کیا!
 آگئی خاک کی چٹکی کو بھی پرواز ہے کیا!
 غافل آداب سے سُکّانِ زمین کیسے ہیں
 شوخ دسترخِ یستی کے ملیں کیسے ہیں!

اس قدر شوخ کہ اللہ سے بھی برہم ہے!
 تھا جو سجودِ ملائک یہ وہی آدم ہے!
 عالمِ کیف ہے دانائے رموزِ کم ہے!
 ہاں! مگر عجز کے اسرار سے نا محرم ہے!

تاز ہے طاقتِ گفتار پہ انسانوں کو!
 بات کرنے کا سلیقہ نہیں نادانوں کو!

آئی آواز غم انگیز ہے افسانہ ترا!
 غم سرِ یاد سے معمور ہے پیمانہ ترا!
 ہے ہم آغوشِ فلک نعرہ مستانہ ترا!
 کس قدر شوخ زباں ہے دل دیوانہ ترا!
 شکر شکوے کو کیا سخن ادا سے تو نے
 ہم سخن کر دیا بندوں کو خدا سے تو نے
 ہم تو مائلِ کرم ہیں۔ کوئی سائل ہی نہیں،
 راہ دکھلا نہیں کسے رہ رو منزل ہی نہیں،
 تربیت عام تو ہے جو ہر قسائل ہی نہیں،
 جس سے تعمیر ہو آدم کی یہ وہ گل ہی نہیں،
 کوئی قسائل ہو تو ہم شان کئی دیتے ہیں
 ڈھونڈنے والوں کو دنیا بھی نئی دیتے ہیں

جس طرح احمد مختار ہے نبیوں میں امام
 اُس کی اُمت بھی ہے دُنیا میں امام اقوام
 کیا تمہارا بھی نبی ہے وہی آقائے انام؟
 تم مسکلاں ہو؟ تمہارا بھی وہی ہے اسلام؟
 اُسکی اُمت کی علامت تو کوئی تم میں نہیں
 ہے جو اسلام کی ہوتی ہو وہ اس خم میں نہیں
 ہاتھ بے زور ہیں ایسا دسے دل خوگر ہیں!
 اُمتی باعثِ رُسوائی پیغمبر ہیں!
 بُت شکن اٹھ گئے باقی جو رہے بُت گر ہیں!
 تھایم پر اور پس آؤں ہیں!
 کہیں تہذیب کی پوجا کہیں تعلیم کی ہے!
 قوم دُنیا میں یہی احمدِ بے میم کی ہے!

کشورِ ہند میں کُلیہ نام کا م کابُت
 عربستان میں شفا خانہ اسلام کابُت
 اور لندن میں عبادت کدہ عام کابُت
 ایک والوں نے تراشا ہیڑے نام کابُت
 بادہ آشام نئے بادہ نیاسم بھی نئے
 یعنی کعبہ بھی نیابُت بھی نئے تم بھی نئے
 وہ بھی دن تھے کہ یہی مایہ رعنائی تھا!
 نازشیں نو بہم گل لالہ صحرائی تھا!
 جو مسلمان تھا اللہ کا سودائی تھا!
 کبھی غیب مہارایہی ہر جانی تھا!
 کسی کیجانی سے اب عہدِ غلامی کر لیا
 ملتِ احمد مرسل کو مقامی کر لیا

کس قدر تم پہ گراں عسج کی بیداری ہے
 ہم سے کب پیار ہے۔ ہاں نیند تمہیں پیاری ہے
 طبع آزاد پہ قیدِ رمضان بھاری ہے
 تمہیں کس دروایہی آئینِ وفا داری ہے
 قومِ مذہب سے ہے۔ مذہب جو انہیں تم بھی نہیں
 جذبِ یا ہم جو نہیں۔ محفلِ انجم بھی نہیں
 جن کو آتا نہیں دُستِ میں کوئی فن۔ تم ہو !
 انہیں جس قوم کو پر وائے نشیمن۔ تم ہو !
 بسلیاں جس میں ہوں اسودہ وہ خرمن۔ تم ہو !
 بیج کھاتے میں جو اسلاف کے مدفن۔ تم ہو !
 ہونکو نام جو قبروں کی تجارت کر کے
 کیا نہ بچو گے جو لچائی میں صنم پتھر کے

صفوحہ دہرے پابل کو مٹایا کس نے؟
 نوعِ انساں کو غلامی سے چھڑایا کس نے؟
 میرے کعبے کو جبینوں سے بسایا کس نے؟
 میرے قرآن کو سینوں سے لگایا کس نے؟

کہتے تو آباؤہ تمہارے ہی۔ مگر تم کیا ہو؟

ہاتھ پر ہاتھ رکھتے منتظرِ سرور ہو؟

کیا کہا؟ بہرِ مسلمان ہے فقط وعدہ حور

شکوہِ حبیبِ بھی کرے کوئی تو لازم ہے شعور

عدل ہے فاطمہ برستی کا ازل سے دستور

مسلم آئیں ہو اُکافسر۔ تو سب سے حور و قصور

تم میں حوروں کا کوئی چاہنے والا ہی نہیں

جاوہ بطور تو موجود ہے۔ موسیٰ ہی نہیں

منفعت ایک ہے اس قوم کی تقدیران بھی ایک
 ایک ہی سب کا رہی۔ دین بھی۔ ایک ہے ان کی ایک
 ختم پاک بھی۔ اللہ بھی۔ جسے ان بھی ایک
 کچھ پر کی بات تھی؟ ہوسکتا ہے مسلمان بھی ایک
 فرقہ بندی ہے نہیں اور کہیں؟ ان میں ایک
 کیا زمانہ ہے جس میں شیعہ کی بڑی باتیں ہوتی
 کون ہے تارکب انہیں رسول؟
 مصداق وقت کی ہے کس کے علم کا؟ تیرا؟
 کس کی آنکھوں میں سما یا ہے شہار انجیب اور
 ہو گئی کس کی نگاہ طرز سلف؟
 قلب میں سوز نہیں۔ روح میں اجساں نہیں
 کچھ بھی محبت نام محمد کا تھیں پاس نہیں!

جاسکے ہوتے ہیں سناچہ میں صنف آرا۔ تو غریب

زحمہ تازہ ہو کر سنے ہیں گوارا۔ تو غریب

نام لیست ہے اگر کوئی ہمسا را تو غریب

پر وہ رکھتا ہے اگر کوئی مہسارا۔ تو غریب

آخر انشت دولت میں ہیں غافل ہم سے

زندہ ہے نہ تبت بینا غریبا کے دم سے

واعظ قوم کی وہ پخت خمیالی۔ نہ رہی:

برق سبھی نہ رہی۔ شعلہ مقالی نہ رہی:

رہ گئی رسم ازاں۔ رُوح بلالی۔ نہ رہی:

فلسفہ رہ گیا۔ تلقین غسالی۔ نہ رہی:

مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ "نمازی نہ ہے"

یعنی۔ وہ صاحب اوصاف عجازی ہے

شور ہے ہو گئے دنیا سے مسلمان تابو و

ہم یہ کہتے ہیں کہ "تھے بھی کہیں مسلم موجود؟"

وضع میں تم ہو نصاریٰ۔ تو تہذیب میں نہ ہو

یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھو کے شرمائیں ہو

یوں تو سید بکھی ہو۔ مرزا بھی ہو۔ افغان بھی ہو؟

تم بھی کچھ ہو استاذو مسلمان بھی ہو؟

دہم قسریہ تھی مسلم کی صداقت بے باک

عدل اس کا تھا قوی تو سب عداوت سے پاک

شیر فطرت مسلم تھا حیا سے لٹکا

تھا شجاعت میں وہ اک مہستی فوق الاذراک

خود گزار ہی ہم کیفیت صہبائش بود

خالی از خویش شد چہورت بینائش بود

ہرستانِ گیل کے لئے شہر تھا
 اس کے آئینہ مستی میں غسل ہو رہا تھا
 جو کچھ وہ ساتھ لے گیا قوتِ بازو پر تھا
 بے تمیز موت کا ڈر اس کو خدا کا ڈر تھا

باپ کا علم نہ بیٹے کو اگر اندہ ہو
 پھر پسر قابل میراث پر کیونکر ہو
 ہر کوئی مست ہے ذوقِ تن آسانی سے
 تم مسلمان ہو؟ یہ اندازِ مسلمانانہ؟
 حیدری فقر ہے۔۔۔ نے دولت عثمانی سے
 تم کو اسلاف سے کیا نسبتِ روحانی ہے؟

روزِ ماضی میں مغرر تھے مسلمان ہو کر
 اور تم خوار ہو گئے تارکِ قرآن ہو کر

شم از این پس در غنیمتینا که ده افسوس بهریم

تو خدایا که در غنیمتینا - و ده خدایا که در غنیمتینا

چاپیستی سر به این که چون افروغ شریا پیشیم

بهرای و این که در غنیمتینا که ده افسوس بهریم

تو خدایا که در غنیمتینا که ده افسوس بهریم

بهرای و این که در غنیمتینا که ده افسوس بهریم

تو خدایا که در غنیمتینا که ده افسوس بهریم

تو خدایا که در غنیمتینا که ده افسوس بهریم

تو خدایا که در غنیمتینا که ده افسوس بهریم

تو خدایا که در غنیمتینا که ده افسوس بهریم

تو خدایا که در غنیمتینا که ده افسوس بهریم

تو خدایا که در غنیمتینا که ده افسوس بهریم

علمِ حاضِر بھی پڑھنا زائرِ لندُن بھی ہوئے
 مثلِ آنحضرتِ اُمّی قوم پہ روشن بھی ہوئے
 بے عمل تھے ہی خواں۔ دین ہی دُھن بھی ہوئے
 صفتِ طائرِ گم کردہ نشیمن بھی ہوئے
 حالِ اُن کا ہے تو اور زیون کرتی ہو
 شربِ مہِ سائے کی ظلمت کو فروں کرتی ہو
 قیسِ زحمت کش تنہائیِ صحرائے رہے
 شہر کی کشتائی ہو یا دیہ پیمانہ رہے
 وہ تو دیوانہ ہے۔ بستی میں ہے یا نہ رہے
 یہ ضروری ہے حجابِ سرخِ بے لمانہ رہے
 شوقِ تحریرِ مضاہب میں گھلی جاتی ہے
 بیٹھ کر پروہ میں بے پردہ ہوئی جاتی ہے

عہدِ نورِ برق سے آتشِ زینِ ہر خرمین ہے
 ایمن اس سے کوئی عسرا نہ کوئی گلشن ہے
 اس نئی آگ کا اقوام کہن ایسے رہن ہے
 ملتِ ختمِ رسل شعلہ پہ پیسراہن ہے

آج بھی بوجہِ برا، مہم کا ایمان پیدا
 آگ کر سکتی ہے اندازِ گلستانِ پیدا

دیکھ کر رنگِ چین ہو نہ پریشاں مالی!
 کوکبِ غنیمت سے شاخیں ہیں سپکٹے والی،
 یعنی ہوسنے کوئے کا ٹٹوں سے بیاہاں خالی،
 گل پر اندازِ بے خون شہسوار کی لالی،
 سالِ بحر یہ رنگِ فلکِ غنابی ہو
 یہ نکلتے ہوئے سورج کی افقِ تابلی ہو!

مستیں گلشن ہستی میں شہر نشیدہ بھی ہیں،

اور شہر و ہم شہر بھی ہیں خنراں دیدہ بھی ہیں،

سینکڑوں بخشش میں کاہیدہ بھی ڈالیدہ بھی ہیں،

سینکڑوں لعل چین میں ابھی پوشیدہ بھی ہیں،

نخل اسلامہ نمونہ سپہ پیر و مندی کا،

پھل جو یہ سینکڑوں حلیوں کی تہذیب کا،

پاکستان کے گرد وطن سے کسی دانا نہیں ہوا،

نور و پوشیدہ ہے کہ ہر مصرعہ کھنساں تیرا،

نفا غلامی نہ سنے گا کبھی و پیراں نہیں ہوا،

غیر ایک بانگ وراپچ نہیں سامان تیرا،

نخل شمع استی و در شعلہ و دودیشہ نو،

عاقبت سوز بو و سایہ اندیشہ نو،

تو نہ مٹ جائے گا ایران کے مٹ جانے سے
 نشہ نے کو تعلق نہیں پیمانے سے
 ہے عیاں پور کشیں تاتار کے افسانے سے
 پسباں مل گئے کعبے کو عسکرم خانے سے
 کشتیِ حق کا زما نے میں سہارا تو ہے
 خیمہ نور است ہر دھندلا سا ستارہ تو ہے

ہے جو منگامہ پاپور کشیں بلخساری کا
 غافلہاں کے لئے پیغام ہے بیداری کا
 تو جھٹا ہے یہ سماں ہے دل آزاری کا
 امتحان ہے ترے ایستار کا خود داری کا

کیوں برا سناں ہو مہیل فرسب اعدا سے
 نورِ حق بجے نہ سکے گا نفس اعدا سے

چشم اقوام سے مخفی ہے حقیقت تیسری
 ہے ابھی مخفی، ہستی کو ضرورت تیسری
 زندہ رکھتی ہے زمانے کو حرارت تیسری
 کو کب قسمت امکاں ہے خلافت تیسری
 ختم کا ہے کو ہوا کام ابھی باقی ہے
 نورِ توحید کا اتمام ابھی باقی ہے
 ہو نہ افسردہ اگر ہل گئی تعمیر تری !
 رازِ توحیدِ حکومت نہیں نقیصہ تری !
 تو وہ سرِ باز ہے اسلام ہے شمشیر تری !
 نظمِ ہستی میں ہے کچھ اور ہی نقیصہ تری !
 کی محنت سے وفاتوں نے تو ہم تیرے ہیں
 یہ جہاں چیز ہے کیا؛ لوح و قلم تیرے ہیں

جو نہ یہ پھول تو بلبُل کا ترنم بھی نہ ہو
 چمن دہریں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو
 یہ نہ ساقی ہو تو پھر سنے بھی نہ ہو خم بھی نہ ہو
 بزمِ اوجید بھی دنیا میں نہ ہو تم بھی نہ ہو
 خیمہ اسلاک کا استادہ اسی نام سے ہو
 بزمِ ہستی پیشِ آمادہ اسی نام سے ہو
 وسعت کون و مکان ساز ہے۔ مضراب ہے یہ
 دہرِ حید ہے سراپا خیمِ محراب ہے یہ
 جامِ گردوں میں عیساں مثلِ نای ہے یہ
 رُوحِ غورِ شہید ہے خونِ رگِ ہبتاب ہے یہ
 صفت ہے لغتِ کن میں تو اسی نام سے ہو
 زندگی زندہ ابی نور کے اتمام سے ہو

دشت ہیں و امین کو ہزار میں ہزار ان میں ہے

بحر میں موج کی آغوش میں طوفان میں ہے

چین کے شہر مراکش کے سیلابان میں ہے

اور پوشیدہ مسلمان کے ایساں میں ہے

چشم افواہم پریشان رہا ہوا ہے

رقعت شہر زلف کا لٹکا کر لٹکا ہے

مردم چشم زبیں میں زلف کا لٹکا ہے

وہ ہزار ہا شہر و پائے والی زمین ہے

زلف کی پروردہ ہلالی و شبیہ

زلف کی جیسے کہتے ہیں بدلی زمین ہے

تیش انہی زبیں میں نام ستیہ کے ہے

خوشن زان نور میں ہوا آنکھ کے تار کے ہے

انجم اس کے۔ فلک اس کے ہیں۔ زمین اس کی ہے
 کیا یہ غیبیاری کی دنیا ہے؟ نہیں! اس کی ہے
 بندے مسخوڑ ہوں جس کے وہ جیسے اس کی ہے
 وہ ہمارا ہے امیں۔ قوم امیں اس کی ہے
 طوف احمد کے امینوں کا فلک کرتے ہیں
 یہ وہ بندے ہیں دب چکا فلک کرتے ہیں
 مثل یوقیہ دے پختے میں! پریشاں ہو جا!
 رخت بردوشش تہو اسے چمنستان ہو جا!
 شوق و محبت ہے۔ تو ذرے سے بیا باں ہو جا!
 نغمہ موج سے ہر سنگا مہ طوفان ہو جا!
 بول اس نام کا ہر قوم میں بالا کر دے!
 اور دنیا کے اندھیرے میں اُجالا کر دے!

کلام نیرنگ

سید غلام بھیک نسل نیرنگ بی۔ آپ بھیک پوسیگیو سرائیہ کا کام جو سالہ غزل لکھو
 ہیں وقتاً فوقتاً پتھار دی۔ غرضہ ہوا کہ ایک مجموعہ کی صورت میں فر فرخون سوانح
 بنوا تھا۔ وہ ایڈیشن ختم ہوا ہے پڑھو دوسرے ایڈیشن کی ضرورت پڑی۔ اس
 لئے منہاج سید صاحب کو یہ موصوفی سے بحیثیت منصف ہونے کے باقائدہ
 اجازت لیکر اب قیصر ایڈیشن مقبول نام تقطیع پر نہایت خوشنود سید منصف
 ایسی فنش کاغذ لگا کر چھاپا گیا ہے۔ اس قیصر سے ایڈیشن میں الہی چند
 ایک نظیر ایچ پی کے ایڈیشن میں نہیں ہیں۔ اضافہ ہوا ہے نئی بات یہ بھی
 ہے کہ مصنف کا فوٹو بھی دیا گیا ہے۔ میر ہمدانی کی لکڑی ہو کر یہ مجموعہ چھاپا
 ہے۔ قیمت نامادہ مضمون لکھ کر اسے

ملو کا پتہ: یحییٰ سرگودھا پوسی لکھنؤ پتہ

خود، جواب خود

از علامه اقبال دہ



مترجم : قریشی احمد حسین احمد

ایم ایچ آر - ایڈ ' ایم - او - ایل

۱۹۵۶ء

پنجابی الہی بورڈ لاہور - ۴

شکوہ جواب شکوہ

علامہ اقبال رح

(منظوم پنجابی ترجمہ)



مترجم : قریشی احمد حسین احمد
ایم اے ، بی۔ ایڈ ، ایم۔ او۔ ایل

۱۹۶۳ء

پہلی بار شری لاہور

شکوہ جواب شکوہ

سلسلہ مطبوعات پنجابی ادبی بورڈ : -

سنہ اشاعت : اگست ۱۹۶۳ء

تعداد اشاعت : ایک ہزار

ناصر : منہاج ملک ، پنجابی ادبی بورڈ، لاہور

طابع : لاء پبلشنگ پریس، لاہور

صفحات :

قیمت : ۲ روپے

رہ اجازت ڈاکٹر جاوید اقبال مار ایت لائبر

ملنے کا پتہ :

پنجابی ادبی بورڈ 269/ این سمن آباد لاہور : -

شکوہ

شکوہ

کیوں لہائے وح رہنے والا ہواں، نفع نہ ہواں ؟
 آگے دی کچھ کراں نہ جتنا بچنے دے غم کیاواں
 میں بلبل شے، کٹیوں توڑی روئے سندا جاواں
 میں بے حس ہے میں بے ہوش و انکوں، کیوں نہ لیاں ہلاواں ؟

گل کرن دی دہن دلیری سخنوں ذوق کھنرے
 شے الہیے رب دے آئے شےس توئے سندہ میرے

شے گل سچی، میں اندر ہے ساڈی مسہوری
 ر میں ہوں دکھیاں شے مونہوں شے ٹکان محبوبی
 شے دیتے شے سر وحیے فریادوں پیروری
 روں اوئے، نے تاں سمجھوں ابہہ ساڈی مسہوری

آج گہ وی سن لے رہا اپنے اہل وفاؤں
 آئے سکڑے غمناکوں اوں سحر کنوں شے جواؤں

ازلوں وی سی پہلاں تیری قائم ذات الہی
 سکڑے میں سحر وح سحر شے — — — — —
 سحر شے نہ ہلاں — — — — — کسی نہ ہلاں
 سحر شے، سحر شے با شمعوں، سحر شے — — — — —

ساختوں دل دی جمعیت دی خاطر سی حیرانی
 نہیں نے آست یار ترے دی رہندی کل دیوانی ؟

ساں توں بہلاں ملک ترے دا حال عجب کجہ آیا
 کشیاں نے رکھیاں کٹیاں تھر ' اٹا رب بنایا
 ڈٹیا جو جو کسے نے اویسے اگے سیمس نوایا
 جیہڑا رب نہ نفیریں آوے کسے نہ رب الای
 توں خود جائے نیتوں کوئی نہ دھنیں نہ کوئی جائے
 مسلم گٹھ جائی تیری اندر ایس جہانے

اسے حک وچ وسدے آئے ' سدجیوی توراں
 جینی حین دے اندر حسین وچ فارس بری
 ایسے چار دیواری اندر وسن لوک یونانی
 ایتھے وسدے ساہن یہودی تے وسدے نصرانی
 اے ر نام ترے دی خاطر کس ملواری اٹھائی
 وندی ہوئی کھل لپ ساری شے ان بٹائی

اک اسی ساں تیری خاطر لڑنے مرنے والے
 میری حاکم ' میری حاضر جہ نہیں ترے واسے
 م کے برز لڑھیاں سر باداں بڑھنے ہ
 افریقہ دے صحراواں وچ اگے بڑھنے والے
 ساں اسدنی دے وچ جاں دے دے سب یوں دے
 دھم پڑھنے آتے ہوون تلواراں دے سائے

کہہڑباں بندیاں جک وچ آکے اک تہوں ای حاشیا
 لڑن مرن دا وچ اورا کہہڑی قوم تھیا
 کدباں تیعان جک تے ریبہ شہاں والا پای :
 کئے سٹی دھری سائیں پخوانیوں آن حادا
 کس دے رعموں بت خانے وچ سب وی دردے آتے ؟
 "اے اک" دا دھمہ سجدے ندر بڑھدے آتے ؟

وقت نماز دا ٹھیک لڑائی دے وچ جد وی آیا
 قوم حجازی نے منہ اپنا قبیلے طرف پھوواں
 اکو صف دے وچ کھدو کئی شاہ دے فال رسایا
 شد محتاج دے وچ کسے نہ فرق درا پور پایا
 نوکر ، آقا ، عاجز ، شہ اکو مال کھوئے
 آ دربار ترے دے اندر اک برابر ہوئے

دنیا دی اس محفل اندر ہر دم شام ، صبا حین
 لمے توحید بری دا ساعر دہنہ چمے دیہائیں سواجر
 اسان ے پرتو حار سون تہاں نیوساں جانیں
 تینوں پک پتے نے ہارے کموں مون کدائیں ؟
 جنہاں س رٹ جنہاں پرتو سون دی نہ سیر سب
 کدھن نیوساں وچ دوراں سب سب ڈنکے سیر سب

حلوں جھوٹ بنے دا مارا نام نساں مٹانا
 انساناں نوں دید غلامی والی کنوں بھابھا
 برے کھمے نوں کر سجدے مٹھیاں نال وھایا
 اک کلام نری نوں اسنے سینے نال لگایا

سر وی تھ کرین توں ایہو مول وفا نہیں کر دے
 امی وفا نہیں جے کر کر دے تسی وی دم نہیں بھر دے

شور وی آمتاں عین آنہاں وح شیں لٹہ وی کر دے
 عاجز وی نے آونہاں اندر صاحب میر کبر دے
 مست نے غافل وی نے بہتے مالک ہوش خبر دے
 کٹس سوشن اجیمے حمیڑے نام برے نوں ڈر دے
 اے پر غیراں آتے تیری رحمت عام ہے آئی
 جتنی سونے نے سوس بندے دیہندے رخن دوشانی

رب تبارک و تعالیٰ نے ہر مومن سے ہمارے
 سب مومن کو مومن سے ہر مومن سے ہمارے
 کوشش والے زک نہ کوشی شیں وح مشر کارے
 جس نے نہیں براں نہایت جگہوں کو کس سے ہمارے
 جس نے ہمارے لئے تیار نہایت احساس نہ شور و غل
 میوں پر ہر وقت نہ تھکوں رحمت توں ناس نہ شور و غل

ایہہ نہیں تہ جو دین خزانے اونہاں کول نرالے
 گل کرن دا حج نہ جانن جیمہڑے لوک مکالمے
 ظلم تے ھے ایہہ کفر رکھن محل تے حوراں نالے
 رہ گئے مومنناں بندیاں کارن لارے حوراں والے
 ہن اوہ لطف تے رحمت کیوں نہیں تیری ساڈے آتے
 گل کی اے ہن بھاک اساڈے آن اجیہے ستے

مومن کیوں ھن دنیا وای دولت مول نہ ناوے
 تیری قدرت تے ھے جیمہڑی وج حساب نہ اوے
 تیری رحمت ریتاں وچوں آب حباب پھٹاوے
 دشت دا راہ دو موج سراہوں آن تھپڑے کھوے
 طعنے غبراں دے بدنامی آئے شور ناداری
 نام ترے نے مرے دا نیمہ بدلہ تے وے حواری

ہن لشی غبراں نوں ھن دنیا ساری دھنیے وای
 ساڈے کارن رہ گئی باقی دنیا اک نرالی
 جد اماں چھڈ دتی دنیا حوراں آن سنبھالی
 نر نہ اکہیں آسوں مومنوں شو لشی دنیا ھای
 اسی جیونے ساں جے سا نام رھوے اک باپی
 دور ملے حج دلے ھیں شور جے شوروں نہ ساں

کٹھ کشی محفل تیری مڑ کٹے تیرے چاہوں والے
 شب دیاں آشاں وی مڑ لیاں، وقت صبح دے نالے
 بدلہ والے دن نہ کہیں جو داغی وانگڑوں لالے
 آ کے بیٹھیں ماسن اجے اوہ، اوٹناں پکر نکالے
 آئے عاشقی لے کے وعدہ کل دا فیر سدھارے
 سوشنیاں مونہاں دے لے دیوے ڈھونڈو اوسنوں سارے

لیلیٰ دا ہے دے وی اوہو قیس دا پہلو اوہا
 نجد دے دشت جبل دے اندر ویکھو آہو اوہا
 عسے دا دن وی اوہو ہے تے حسن دا جادو اوہا
 سرور پاک دی امت اوہو نالے ہین تے اوہا
 پیر بعد مسبوں ایذا دے پھریا اے کیٹا؟
 اپنے حاشے واپل آتے غضب ٹرا اے کیٹا؟

سمجھوں مجھدا اے یاں تیرے پاک محمد ناٹیں؟
 کیتی بت تری یا بننے بت کدے سر ناشیں
 حیدریا عسے یا عسٹوں حیدراں پھرنیاں ٹیٹڈیاں آہیں
 یا سلمان شور ویسی رسماں من دے ناٹیں
 سینیاں ساڈیاں دے ندر ہے اب تکیراں والی
 جیوے ساڈے نے ہے بابا سارا شوی بلالی

مٹیا فیر اوہ عسی نہ رہیا ، نہ اوہ رہیاں ادائیں
 نہ تسلیم رضا دیاں رہیاں مٹیا باقی راہیں
 نہ دل سورا اہمت یاروں نہ اوہ رہیاں آہیں
 شور وفا دے رسم طریقے باقی دسدے ناہیں
 مٹا دے نہ کدی اے بھری غیراں ناں اشدائی
 کیہہ کہہ پئے شہن ، یوں وی سانوں دسدے ایں ہرجائی

کامر دین توں کوہ فاراں دی حوٹی نے حکمابا
 اک اشارے ناں دلاں نوں مہشماں وح ترغاب
 عسی نہ حاصل سارن وای نوں اک اک بنما
 لرمیوں رحسارے دے سارا یوں ایہہ دیس جلابا
 اج کیوں ساڈیاں سینیاں دے وح جھنگبارے نہیں دسدے
 اسی نے اوہو شاں بر حود شی آب نہیں شہن دسدے

ماک نجد دے اندر شور سلاسل دا نہ رہیا
 مچنوں نوں جہں اوس ذرا شہن محفل دا نہ رہیا
 خصلت بڈی اوہو جرات کم دل دا نہ رہیا
 اجڑیا لہر تے سمان پرانا محفل دا نہ رہیا
 کیہہ خوش بھیاں ہوون جے آویں نازاں ناں اداواں
 مٹا دی محفل دے وچ آویں جاناں لہواں وکھاناواں

سرے باڈہ نوشی ہاشم بیٹہ لب جو کر دے
 شتہ وچ جاء جائے لے کر کو کو سے دھو دے
 تاج دی سبسون میں سرے کڈیہ واک ومارے سڑ دے
 اوہ تیرے دیوانے اللہ ہو دی خاطر مردے
 اٹھے پروانہاں نوں نہ ذوق حوند افروزی
 سس مرد سالی نوں نہ مکہ کرے دل سوزی

— — —

انس دورہ ہم نے ماہان فیر عرب وں واگان
 روت ارن نہ سے بر میں سالائے وچ بھادان
 سنے شر منجھے رت دوسو ہے نے تاب جے جادان
 ساز عوں ر محراب نے بر میں دل وچ سورنیاں رادان
 معے سے بیتاب س ماہان دھر اون کارن
 چہ کوہ دور سا وچ سوزاں نے جی جیون کارن

.

مسکل موسیٰ مہ فوں سب اسان شو جاوے
 عاجز کیہڑا شاہ سلیمان والا رتبہ پاوے
 منگی منس محبت وں ارزانی وچ توے
 غندی بت پرست مسلمان دنیا وچ کہاوے
 مہو نہاں نہاں چھوٹے سادی حسرت اک برانی
 سبھیوں نہی اہون ساڈے، اندے رام کہانی

پہل دی خوشبو باغوں بہر لے گئی رازِ حمن دے
 اسہ کی شامب آئی بن گئے شہر غمارِ حمن دے
 عہدِ نیلاں دا مکھن تے مڑ ٹٹ گئے سازِ حمن دے
 اڈ گئے دالہوں کڈون وائے ن آوازِ حمن دے
 تے اک بدیل باقی نغمے دل دے کڈون وای
 سینے دے روح موجاں وانگوں نغمے ناوں وای

قمریاں شاخ صوبڑ اتوں گیاں مار اڈاری
 روحِ اداسی سہل دیاں دیاں سیموں جھڑیاں ساری
 بے دیاں اوہ رسماں سارماں ریاں اکو واری
 ڈالیاں پتروں ننکیاں ہوياں لنگھیاں وقت بہاری
 ہر موسم تھیں بلبل دی آزاد طبیعت ہوئی
 کتن حمن روح اوہدے روئے سدا کی دا کوئی

لطف نہ مرے دے روح کوئی، مزا نہ حینے اندر
 تے کچھ لٹاں بے خون حاکر دا دم دم سینے اندر
 گئے جلوئے ترن آ نک مریے سینے اندر
 کئے جوہر حیل میں در دے اس آہیے اندر

اس باغے روح و سن نائیں لے بر نیرال والے
 داغ جو سیناں اندر رکھیں آج دسدے نہیں لالے

ٹہنی سے بدیں نے نغموں کی دل جاگ ہو جاوے
 اس ٹہنی دی آوازوں دل بیداری وچ آوے
 نبیوں کو سے ہمروں کی اہمہ نور بدیں ماوے
 پس ہار ہے ہوں ہر اہمہ سے بر شائے حاشیوں
 مہمان سچسی نے ہے ناں اہمہ سے نے مہک عرب دی
 ہے شہر سے ہے ناں کیہہ سے نے مہک عرب دی

جواب شکوہ

جواب شکوہ

ہونہوں کدنی گل کدی نہ ضائع شریں حندی
 برے رکھ نہی نہر بر صفتاں ادن والیاں اندی
 کسی نظر مسد رکھے، شے ایہہ تک اصلاندی
 حیات شریں کے سرے اسے نہ، اب و کبہندی

عسی مرا سی شوح نے باعی رزمیاں حوڑاں وارا
 لنگو کیا اسمانوں میرا رونا سوڑاں والا

بڈھے ایس اسمانے سنیا آکھئے شن کوئی
 کہن لکھے سیارے ہلکا عرش بریں دا پانیا
 ر سہا نے ایہہ نے کھوئی ملک زمر دا جانا
 ایتھے ای جیے چنپیا شوپا۔ تاریاں آئے سنا

گل سے سن سجی شے ناں رسواں رسر متری
 مسوں مسوں شہنا شوب سجدہ لیا گل ساری

سن آواز فرشتے مارے آنے وچ حیرانی
 عرشاں والے سمجھ نہ سکے ایہہ کید گل نہانی
 عرشاں اتے ایہہ کید دسدی اج صورت انسانی
 ہر شے سہی سہی شے شے کتے سہی سہی

ادب اداب نہ جائن کوئی واسو ملک زمیں دے

شعور ————— شعور شعور شعور کے برے

اپنے شوخ جو ناں خدا دے کر دے میں لڑائی
 جنے و دے فرشتیوں جیسی اشدی شان بنائی
 مستی دے وح رہنے والا نہ جانے دانائی
 عجز دے بیٹیاں توں کجہ اس نے نہ بائی اشنا
 کل کرن دی طاقت اے ناز کریندے سارے
 کل کرن دا حج نہ جانن ایہہ نادان و حارے

— — —

رب نے آکھیا، بتدیا تیرا غم بھریا افسانہ
 بھریا اے بیتاب اشکاں توں ایہہ تیرا پیمانہ
 اسماناں نے گونجے تیرا ایہہ نعرہ مستانہ
 کیڈا شوخ زبان دسیندا دل تیرا دیوانہ
 ٹہے لہجے والیاں کیڈیاں حفگیاں جاحاں پایاں
 بندیاں نوں نوں ناں خدا دے لالہ لرن سکھایاں

— — —

اسی نے بخشس سن وی لڑیے منکر کوئی نہ آوے
 سن وی سدھی رات لڑیے جے کوئی آونا جاعوے
 اسی نے سن وی شان ودھائیے سر کوئی د لہلاوے
 ایہہ اوہ مٹی نہیں سن جس نوں بندہ ڈوبا جوئے
 لائی ہووے جے کر کوئی دے شان لہلاوے دی
 دھیرنڈاں والیاں وں رہ دے نوویوں نوں جہاں دی

بہارے زور سے کھر شرک دے عادی لوگ نے سارے
 ساک نہیں دے مور دہشتے ایہناں دلوں و سارے
 سب تر باقی رہ لائے جنگ نے سب شکن کئے مارے
 ابراہیم دے آذر پتر والے بن گئے کارے

نوس شراب نے نویں بھالے آ کئے نویں سراہی
 کعبہ نواں نے ہٹ نویں سب ہوئی برت خراہی

اوہ وی سن میں جموں دہری می ہر جا وچ رعنائی
 وچ بہاراں موہنا وسدا می لالہ صحرائی
 ہر اک مومن بندہ ہسی اللہ دا سودائی
 کدے حبیب بہانہ ایہہ وی ہوندا می ہرجائی
 پکا ناں خدا دے کر لو اپنا عہد غلامی
 ملت احمد مرسل والی کر لو خاص مقامی

کیڑی او نسی ہوئی بہاروں ویت صبح بیداری
 ساڈھے نالوں ڈھیر تمہانوں نیندر ہوئی پیاری
 روزہ داری سمجینو دل وچ بہت مصیبت بیماری
 ناں انصاف تسی ہی دسو ہے ایہہ خدمت گاری

مومن مہربان ہاں بہاروں کے مدد سب مومن
 باہر جذبے باہجوں میچال قاریاں دی نہ ہوئے

دنیا دے وح اک دسی او شہزادوں کشتیوں میں

ہاں سروا کجہ ہیں بہانوں رشتی لہر بدستریاں

بجلی جس سے ہے او غور مد او شور رات

بیو دادے سے قہراں ویچو مذہب ہاں براں

غبراں ویچو کرو تجارت عزت شان ودھاؤ

ب فروسی سب ناؤ جسے سہارے ٹوٹی راہ

—

مہ نساں اس حیرت سے ڈال لئے نساں

مہ سدا ہی رہی سس نے سسیر آن چھڑایا ؟

سے میرے سے نہیں سچاں نال وسایا ؟

کس قرآن مرے نوں سینے اپنے نال لگایا ؟

وہ سے رہے سچاں سے ہے سچاں سے

سچاں سے سچاں سے سچاں سے سچاں سے

—

سچاں سے سچاں سے سچاں سے سچاں سے

ہووے تھیں شعور ضروری جسے کوئی سخن نہ رہے

روز ازل تھیں سٹیا ہوا ہے انصاف ہمارے

کافر سچل تے حوراں ہاون کر کے کم نیارے

سدا نہیں کوئی وح تمہارے جو حوراں نوں ہاشیے

—

نفع وی نے اس صوم نہ اکو، ہے نقصان وی اکو
 میں نہ ہو، اس وی نہ ہو، ہے اسن وی اکو
 حرم وی اکو، رب وی اکو، ہے قرآن وی اکو
 نکر سی ہے تو جائز ہے یہہ مسلمان وی نہ
 نہ کہ ہے جس سے نہ کہ ہے اس ذرا
 اپنا آپ سنبھالنے والیاں ہن کدھرے نہیں پاڈاں

چھوٹ دتے ہے رسم طریقے تہاں پیہر والے
 وقتی تھو ٹھیلان کارن دین تہاں بے چارے
 ہن کئے رسم طریقوں سارے غیرواں دے متوالے
 اپنے وڈکیاں دے ہن رسم طریقوں جے دں کالے
 نہ روح سوز نہ رہیا کوئی روح نے احساسوں خالی
 پاک پیہر والی کوئی گل تہاں نہ مای

مسجد و نماز، بڑھنے والے عاجز بندے
 روزہ رکھنے کے پرکھوں جرنے والے عاجز بندے
 نان نرے دی خاطر بڑھنے والے عاجز بندے
 ساڈی عزت خاطر مرے والے عاجز بندے

ہے جس سے نہ کہ ہے اس ذرا
 اپنا آپ سنبھالنے والیاں ہن کدھرے نہیں پاڈاں

و عنفان قوم دیوں سب ہووین، اٹروں ہکروں حالی
 نہ بچلی اوہ گلاں اندر، نہ شعلے دی لالی
 بنگاں رہ لٹیاں وح جک دے مٹیا سوز بلای
 حکمت رہ گئی لیک نہ آیا ہور امام غزالی
 روں مسیتاں کرن، نمازاں کارن توبہ زاری
 دس عرب دی خوشبو ٹر لئی، س اس داکوں ساری

لوکی اکھن پا پا رولا مر گئے موسن ساوے
 اسی نے کہیے اس نوں مہلاں مین لٹے س مارے
 شکوے دسو خاص یہودی ہندواں والے کارے
 ویکھ تسان نوں لے شرماون ہندو لوک وھارے
 جگ وچ تسی نے سید، مرزا، ہور افغان نروے
 سب بے او لینو جگ وح اے در مسلمان نہ ہوئے

موسن دی بے باک صداقت دے وچ تقریراں
 عادل مصنف دے کردا سوتناں سچ، دسراں
 بے شرمی جیے جامے کردا لیراں لیراں
 اھدے رعب شجاعت کوالوں، مڑ جاوے تقدیراں
 اوھدے صہبا دی کیفیت رونیوں آپ اندازی
 اھدے مینا دی ہے عادت جگوں، بے نیازی

عمر مومن می باطل کارن ڈاھڈا تشر بھارا
 شدے حسرت سبے اندر حمل می جو عمر سارا
 لہو اپنے دی طاقت اے پاندا نت ککارا
 رنج خدا نے موعوں ڈرنا کرے نہ مول کوارا
 پیو دا علم نہ پتر جے کر دنیا دے وچ پائے
 غزب اہدے جو واں شہ اہدے کدی نہ تے

عمر اک مست ہويا وچ مستی، فالے تن آسانی
 مومن ایہو جیسے تسی او، ایہو مسلمان
 حیدر والا فقر نہ رہیا، نہ دولت عثمان
 کی تہانوں نسبت اونہاں ناں ہووے روحانی
 مومن بن کے دنیا اے اونہاں عزت پائی
 چنڈ قران تہاں نے عزت دنیا دی سر حانی

نسی تے ظلم کرو، اوہ ہے من رحم کماون وانے
 تسی تے عیب کماؤ، اوہ سن عیب چھپاون وانے
 سب دی مرضی ہے بن جاو درجے پاون وانے
 پہلاں اونہاں جیسے تے ہوو دن گرماون وانے

جب کہ میں نے ان کو دیکھا تھا ان کو عرب نے بھی دیکھا تھا
 مہاراجہ اور ان کے ساتھ تھے کئی اور بھی تھے

تسی نے ہو مر سٹنے وائے ' اوہ خوددار تھامی
 تسی اخوت کولوں نسو ' اوہ است دے حامی
 تسی تے ٹوں ' اوہ سن کموں ' دنیا دے وج نامی
 تسی نے اک کلی یوں برسو ' اوہ سن باغ بٹامی

اج تک ماد نے لوکاں بٹامی قصے اونہاں دے
 نشتی صداقت والے سارے حاصر اونہاں سن مارے

بارساں و نکوں قومیں اندر اوہ روسن سن مارے
 خندی بٹاں دی الفت اندر بہمن وی سن بھارے
 شوق اڈاری اندر اڈے ' گیرے ثروت وسارے
 تم وی حیدے ' دین وی حیدے ' منہ دے لستے کارے
 اک نہایت بے اونہاں بٹامی لڑ آزاد د لہیاں
 کہیں لہے کے بے حد وج بے ٹوں آن وسارا

سجنوں جنجالاں دوائے میں بہمن رحمت جہاں وائے
 جنجالاں دا حید دے میں اوہ بہمن زمین سکھارے
 اوہ لے حیدے میں ' اوہ جتے زمین غمزدں حیرت دے
 اے بے مدی سے بے مدد بے مدد بے مدد

شکوہ ظلم ستم دا کوئی نظر نہ کدھرے آوے
 عشق ہو یا آزاد تے کیوں نہ حسن آزادی حاوے

نواں رہا دے دے، سر خورس نوں ساڑے
 اس توں بچدے سواں نہ دسدے، نہ چنکے، نہ مارے
 ادرے نمدان جھمکان موداں کرداں رنداں ہارے
 نہ نہی دی اس دے وی آنے آج دھارے
 آج وی نہ روح مراہسی ہے امان سر جاوے
 اس توں مڑ اک باغ سہانا ظاہر نظریں آوے

رنگ میں دا ویکھو، اداسی آج ہووے نہ سی
 انہاں ساخاں دے روح دے گل اک زونیاں والی
 کورے کرکٹ کیوں ہوئے باغ سدائے حلی
 خون شہیداں والی پھلاں اوے ویکھو لالی
 آسماناں دے آتے ویکھو سرخی چھائی ہوئی
 سو دشمن دی ویکھو لہڑی عن بیڑے آئی ہوئی

دیاں امتاں جنگ دے بدعوں لے کٹیاں پھل، نالے
 کھد سحر و وی رشتیاں، ڈٹھے شقیہ حراٹواں والے
 دنیاں سوں وی بیحد، بعضاں مہم عوہاں برمالے
 اے وی کنس سو روح حمن دے سقے ہوئے نالے
 شے اسلام نمونہ پھل دا فتح وطن دا مایہ
 بہہ سوں صدائیں دی لے مجنن، مانگاں روح ال آتا

دیس دے ولوں پاک رہیا اے ہر دم دامن تیرا
 نوں اوہ یوسف ہیں ہر مصرے اندر کنگال نیرا
 قافلہ ہو نہیں سکدا ہرگز کدی وی ویراں تیرا
 تلی دی آوازے باہجوں، نہیں کچ ساماں نیرا

شاع شمع دی ہیں توں، تیرے شعلیاں دے وچ ریسے
 آخرکار حلاون والے شین ترے اندیسے

توں نے کدی نہیں مٹنے والا، خواہ ایراں مٹ جائے
 مستی حمر دی جیونکر کاسہ اپنے وچ نہ مانے
 ایہہ تاتاری حملے سارے تینوں سبوں مڑھائے
 بت خانے دے وحوں مالک کعبے دے اٹھ آئے

حق دی ڈبڈی بیڑی داہیں نوں ای اک سہارا
 نواں زمانہ رات ہیری، جس وچ یوں اک تارا

ہے بنگاری شنگامے دا رولا وچ زمانے
 ایہہ پیغام ہے آیا، ستیاں ناٹیں اج جھانے
 توں نے سمجھیں اس نوں اپنے درداں دے افسانے
 ایہہ تے وقت ہے آبا بیڑی خودداری ازمائے

ڈر ناٹیں خواہ کھوڑے دشمن والے جس شلارے
 حق دا نور نہیں چوہن والا، دشمن جاسن مارے

قومان کولوں ھے پوشیدہ، اج حقیقت تیری
 اس دنیا دی محفل نوں این، اج ضرورت تیری
 زندہ سارے جگ نوں رکھے، اج حرارت تیری
 ہر تھان دی ھے قسمت اندر اج خلافت تیری
 فرصت دا ایہہ وقت تے ناہیں کم اجے نے باقی
 حق دا نور پھیلاون والے غم اجے نے باقی

خوشبو وانگوں کلیاں دے وج قید نہ رھو، پوسوڑا
 باغ دیاں وان وان دے موہڈے چڑھ دوڑا وگھوڑا
 او ذرے کر ہوش تے ہو جا صحرا وانگوں چوڑا
 نغمیا موج دیا اٹھ دہ طوفاناں وانگ مروڑا
 عشق دے زوروں ہر شے تائیں کر دے اچا سارا
 نام نبی ص سرور دا جگ وج روشن کر دے یارا

ایہہ نہ ہووے پھل تے بلبل دا آواز نہ ہووے
 دنیا دے اس باغ دے اندر ناز نیاز نہ ہووے
 ایہہ ساقی نہ ہووے تے مڑ، مے، خم، ناز نہ ہووے
 ایہہ توحید نہ ہووے، تے کج تسان دا ساز نہ ہووے
 جہت اسماناں دا استاد، ھے اس ناں دے پاروں
 جوش جہان دی نبضے اندر رھے بس ایس بخاروں

جنگل کی مہد، منگل دے اندر، ہور پہاڑ میدان
 وچ سمندر، موجاں، خطریاں، ہور اندر طوفاناں
 چین دے شہر، مراقش اندر، ہور اندر بیاباناں
 ہور مسلماناں دیاں ہے پوشیدہ وچ ایماناں

ویکھن قوماں روز حشر تک ایہہ شان، نظارے
 شان رفعتاں ذکر ک سن لو، سن لو لوکی سارے

ایس زمیں دی اکھ دی دھیری یعنی کالی دنیا
 تیرے شہیداں نوں سر اکھاں لاون والی دنیا
 سورج دی ایہہ گرمی والی، کہن ہلائی دنیا
 عاشق جس نوں سب آکھن اوہ خاص بلالی دنہ
 جوش خروش اوہ اپنا ایسے کاروں چاون والی
 اکھ دے تاریاں وانگوں نوروں غوطے کھاون والی

عشق تری تلوار ہے مومن، عقل ہے وانگوں ڈھالے
 اے میرے درویش، حکومت تیری چار دوالے
 غیر اللہ نوں تکبیراں دے شعلے ساڑن والے
 تیریاں تقدیراں اے مومن قدیراں دے حالے
 پاک محمدؐ، نال وفا جے کریں، تے اسی ہاں تیرے
 ایہہ جگ کی اے، ملک تری وچ لوح قلم دے ڈیرے

پنجابی ادبی بورڈ

کا اشاعتی پروگرام

- ۱۔ پنجابی لغت (خورد) پنجابی ادبی بورڈ
- ۲۔ پنجابی عروض ” ” ”
- ۳۔ نادر دی وار (اصلی نسخے توں) ” ” ”
- ۴۔ پنجابی گرامر (مکمل) مولوی محمد علی فائق
- ۵۔ سانجھ (ناول) سلیم خان گمی
- ۶۔ مجموعہ غزلیات حکیم ناصر
- ۷۔ سو سیانا اکو مت (پنجابی اکھان) شہباز ملک
- ۸۔ نویان راہوان (شاعری انتخاب) مرتب: سلیم کاشر
- ۹۔ نویان راہوان (نثر) مرتب: شہباز ملک، عبدالغفور قریشی
- ۱۰۔ کنکن شہباز : اسمعیل قلندر

